

برطانی کے ہسپتالوں میں ناقص الخلقیت نوزائیدہ بچوں کو دودھ پینوں کا دودھ پلایا جاتا ہے جو کہ ان کی صحت کے لیے ضروری ہے، کیا ایسے دودھ سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے؟

اجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس موضوع پر جرمنی میں مقیم ایک عرب عالم نے، جو کہ ماہر فلکیات، طب اور طبیعات ہیں، سیر حاصل بحث کی ہے، ڈاکٹر محمد ہواری کے نام سے معروف ہیں۔ ذیل میں ان کی بحث کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:

ماں کا دودھ کی افادیت کا انکار نہیں کیا جاسکتا، خاص طور پر ان بچوں کے لیے جو قدرتی ولادت کی مدت سے قبل پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان کے لیے ماں کا دودھ نہ صرف امراض کے مقابلے میں قوت برداشت پیدا کرتا ہے بلکہ اعضائے تنفس اور اعضائے ہضم کو لاحق ہونے والے التہامات سے بھی بچاتا ہے۔ ماں کے دودھ میں زینک کی بھی ایک خاص مقدار پائی جاتی ہے جو کالے بھینس کے دودھ میں نہیں پائی جاتی، انھی وجوہات کی بنا پر دودھ کے پینک کا تصور ابھر اور 1910ء میں یوسٹن (امریکہ) میں پہلا دودھ کا پینک قائم کیا گیا۔ ایسے بچوں میں ان عورتوں کا دودھ محفوظ کیا جاتا ہے جو ولادت کے قریب ہوں پلپٹے بچوں کو دودھ پلا رہی ہوں اور ضرورت سے زائد دودھ دینے پر تیار ہوں۔ اس دودھ کی دو قسمیں ہیں:

1- ماں کا دودھ جو اس کے پلپٹے بچے کو پلانے کے لیے محفوظ کیا جاتا ہے۔

2- کسی بھی عورت کا دودھ جس کے ساتھ کسی دوسری عورت کا دودھ بھی ملایا جاسکتا ہے اور کسی بھی ضرورت مند بچے کو دیا جاسکتا ہے۔

چونکہ دودھ سے رضاعت کا حکم ثابت ہوتا ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”رضاعت سے بھی وہ حرمت ثابت ہوتی ہے جو کہ نسب سے ثابت ہوتی ہے۔“

اس لیے دودھ کی پینوں کے بارے میں بین الاقوامی اسلامی فقہ کونسل کے اجلاس منعقدہ جدہ (سعودی عرب) بتاریخ دسمبر 1985ء میں یہ فیصلہ رقم کیا گیا۔ اس موضوع پر تفصیلی بحث سے مندرجہ ذیل نکات سامنے آئے:

(1) دودھ پینوں کا تجربہ مغربی ممالک میں کیا گیا اور جوں جوں اس کے منفی پہلو سامنے آتے گئے، اس کا استعمال کم ہوتا گیا۔

(2) اسلام میں رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور شریعت میں نسب کی حفاظت ایک مقصد کی حیثیت رکھتی ہے، جبکہ دودھ پینوں کا استعمال نسب کو ضائع کر سکتا ہے یا اس سلسلے میں شوک و شہات کو جنم دے سکتا ہے۔

(3) عالم اسلام میں اجتماعی طور پر ایسے روابط پائے جاتے ہیں جن کے ذمے سے ان بچوں کو ضرورت کی مطابق قدرتی رضاعت مہیا کر دی جاتی ہے جو یا تو ناقص الخلقیت ہوں یا کم وزن ہوں یا انسانی دودھ کے خاص طور پر محتاج ہوں، اس لیے عالم اسلام میں دودھ پینوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

(4) اس لیے کونسل یہ فتویٰ دیتی ہے کہ عالم اسلام میں دودھ پینوں کے قیام کو ممنوع قرار دیا جائے اور اگر ان بچوں سے استفادہ کیا گیا ہو تو اس سے رضاعت کی بنا پر حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ مغرب میں مقیم مسلمانوں کے لیے اس مسئلہ میں مزید بحث اور تحقیق کی گنجائش ہے، وہ اس لیے کہ دودھ پینوں کی تعداد میں کمی نہیں بلکہ اضافہ ہو رہا ہے۔

رضاعت کے بارے میں شرعی احکام کا خلاصہ یہ ہے: رضاعت اس عمل کا نام ہے جس کے نتیجے میں ایک بچے کے مدد سے میں عورت کا دودھ پینا ہے اور بقول جرجانی: ”رضاعت نام ہے بچے کا مدت رضاعت میں ایک عورت کی بھتیگی سے دودھ کا پوسنا۔“

رضاعت کا حکم: ارشاد الہی ہے:

وَأَنْذِرْ عَمَّ إِذٍ تُنْعَمُونَ وَأَنْتُمْ مِنَ الْمُنْعَمِينَ ۚ ۲۳ ... سورة النساء

” (اور حرام میں تم پر) تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور رضاعت کی وجہ سے تمہاری بہنیں۔“ (النساء 4: 23)

نبی ﷺ نے حضرت حمزہ کی بیٹی کے بارے میں کہا: ”یہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔“ (صحیح البخاری، الشہادات، حدیث: 2645 و صحیح مسلم، الرضاع، حدیث: 1446-1447)

رضاعت کی شرائط:

جمہور کے نزدیک جس رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے، وہ ولادت کے بعد شروع کے دو سال میں، جس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضَعْنَ حَوْلَ مَنْ كَامَلْنَ مِنْ أَوْلَادِنَّ يُعْتَمَرُ الرِّضَاعُ ... سورة البقرة 233

”مائیں اپنی اولاد کو دو سال کامل دودھ پلائیں جن کا ارادہ دودھ پلانے کی مدت بالکل پوری کرنے کا ہو،“

(سورہ البقرہ: 233)

اور ارشاد فرمایا:

تَحْتَمِرُ أُمَّةٌ كَرَامًا وَوَضِيْعَةٌ كَرَامًا وَعَمَلُهُمْ شَاوِنٌ شَرًّا ... سورة الاحقاف 15

”اس کے حمل کا اور اس کے دودھ پھرانے کا زمانہ تیس مہینے کا ہے۔“ (الاحقاف: 15)

حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لارضاع الاشد العظم وانبت اللحم»

”رضاعت وہی معتبر ہے جو بدلوں کو مضبوط بنائے اور گوشت کو اگائے۔“

حضرت عائشہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے گھر داخل ہوئے، جہاں ایک آدمی موجود تھا تو نبی ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، جس پر انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ تو میرا رضاعی بھائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”ہمیں ہی طرح دیکھ بھال کر لو کہ تمہارے بھائی کون ہیں، اس لیے کہ رضاعت کا اعتبار بھوک (دودھ کی حاجت) کے زمانے سے ہوتا ہے۔“

حرمت کے لیے کتنی دفعہ دودھ پیا جائے؟

اہل علم کی آراء میں سے ایک رائے یہ ہے کہ چاہے تھوڑا دودھ پیا جائے یا زیادہ، حرمت ثابت ہو جاتی ہے، اس لیے کہ قرآن میں رضاعت کا لفظ مطلق وارد ہوا ہے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ کم سے کم تین دفعہ پیا جائے۔ تیسری رائے یہ ہے کہ کم سے کم پانچ دفعہ پیا جائے۔

ہمارے نزدیک تیسری رائے راجح ہے، جس پر امام شافعی اور امام احمد کا عمل ہے۔ اس کی دلیل حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث ہے: ”قرآن میں دس دفعہ دودھ پینے کا ذکر تھا، جس سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے، پھر یہ حکم پانچ دفعہ پینے کا حکم آنے سے منسوخ ہو گیا۔“ (صحیح مسلم، الرضاع: حدیث 1452)

ایک دفعہ سے کیا مراد ہے؟

اس سے مراد بچے کا کھجانی سے اس وقت تک دودھ پینا ہے جب تک کہ وہ بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا منہ نہ بٹالے، رکاوٹ کا مطلب ہے کہ سانس لینے کی بنا پر یا بطور کھیل یا دودھ پلانے والی کے خود اسے بٹانے کے بغیر اس نے اپنی مرضی سے دودھ پھوڑ دیا ہو۔ اس طرح اگر پانچ مرتبہ دودھ پیے تو حرمت ثابت ہوگی۔

رضاعت سے کون کون سے رشتے ثابت ہوتے ہیں؟

بچے نے جس عورت کا دودھ پیا ہے وہ اس کی رضاعی ماں اور اس کا شوہر اس کا رضاعی باپ کہلائے گا، یعنی ایسی عورت سے نکاح کرنا ناجائز ہوگا اور اس کے ساتھ خلوت میں بیٹھنا یا سفر کرنا ناجائز ہوگا، اس کے علاوہ اس بچے کی اولاد اور اولاد کی اولاد کا رشتہ بھی رضاعی ماں سے بحیثیت دادی یا نانی قائم ہو جائے گا۔

دودھ پلانے والی عورت کے اور اس کے شوہر (جس کی وجہ سے دودھ اترتا ہے) کے بچے دودھ پینے والے بچے کے رضاعی بھائی اور بہن کہلائیں گے۔ ان دونوں کی اولاد کی اولاد رضیع (دودھ پینے والے بچے) کے لیے بمنزلہ بھائیوں اور بہنوں کی اولاد ہوگی۔

دودھ پلانے والی کے بھائی اس دودھ والے بچے کے ماموں اور اس کی بہنیں اس کی خالائیں ہوں گی۔ اس کے شوہر کا باپ اس کا دادا اور ماں اس کی دادی ہوگی۔ اس کے شوہر کے بھائی اس کے چچا اور بہنیں بھوپھیاں ہوں گی۔

اس کے تمام اقرباء جیسے نسب میں اس کے رشتہ دار ہیں اس بچے کے بھی رشتہ دار ہوں گے۔

لیکن رضیع (دودھ پینے والے بچے) کے ماں باپ، بھائی بہن، چچا، ماموں، خالہ، بھوپھی کا مرضعہ (دودھ پلانے والی) کے ساتھ کوئی حرمت کا رشتہ نہیں ہوگا، یعنی مرضعہ اس بچے کے باپ، بھائی، چچا، ماموں سے نکاح کر سکتی ہے۔

اس طریقے سے اس کا شوہر بچے کی ماں، بہن، خالہ، بھوپھی سے نکاح کر سکتا ہے اور اس طرح اس عورت کے بچے یا اس کے شوہر کے بچے، رضیع کے بہن بھائیوں سے رشتہ ازدواج قائم کر سکتے ہیں۔

دودھ پینکوں کے بارے میں دوسرا نقطہ نظر:

موجودہ دور کے ایک فاضل عالم (ڈاکٹر یوسف قرضاوی) کی رائے میں دودھ پینک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی، ان کے دلائل کا خلاصہ یہ ہے:

1- کیا رضاعت کا سبب صرف پڑھوں کا مضبوط بنانا اور گوشت کا گانا ہے؟ اگر اسے سبب مانا جائے تو پھر کسی بھی خاتون کے خون کے عطیہ کے بارے میں کیا کہا جائے گا، وہ اس لیے کہ خون سے دودھ کی نسبت زیادہ قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ بقول ابن حزم قرآن نے دودھ پلانے والی کو ماں (امہات) سے تعبیر کیا ہے جس سے صرف دودھ کا حاصل کرنا مراد نہیں بلکہ ماں کی شفقت اور اس کے جسم سے لپٹ کر دودھ پینے کی کیفیت کا بھی اظہار ہوتا ہے اور یہ بات اسی وقت حاصل ہو سکتی ہے جب بچے نے خاتون کی بھائی سے لگ کر دودھ پیا، نہ کہ دودھ ایک بوتل میں امڈیل کر اسے پلا دیا ہو یا بطور حقنہ (انجکشن) اس کے جسم میں داخل کیا گیا ہو۔

(1) دودھ کے بنک سے رضاعت کا اس فطری رضاعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

(2) اس بات میں بھی شک ہے کہ دودھ کس عورت کا تھا، کتنی مقدار میں اس نے پیا، کیا اس کا پینا پانچ دفعہ کے برابر تھا یا نہیں؟

(3) اس بات میں بھی شک ہے کہ اس دودھ میں کسی دوسری عورت کا بھی دودھ شامل ہو اور جہاں شک ہو وہاں حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

ابن قدامہ لکھتے ہیں:

”اگر رضاع کے وجود میں شک ہو یا اس کے عدد کے بارے میں کہ پورے پانچ مرتبہ ہو یا نہیں؟ تو حرمت ثابت نہیں ہوگی کیونکہ یقین شک کی بنا پر زائل نہیں ہوتا جیسا کہ طلاق کے ہونے یا نہ ہونے میں شک ہو۔“

اس رائے کے حامل شیخ عبداللطیف حمزہ سابق مفتی مصر بھی رتبے ہیں، یعنی دودھ پینک سے حاصل کردہ دودھ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور اس رائے سے شام کے مشہور عالم مصطفیٰ الزرقاء نے بھی اتفاق کیا ہے۔

میرا حرجان بھی اسی رائے کی طرف ہے، الایہ کہ دودھ پینک میں ہر عورت کا دودھ علیحدہ علیحدہ محفوظ کیا گیا ہو اور اس عورت کا نام و پتہ بھی بچے کے کفیلوں کو دیا جائے لیکن اگر یہ دودھ مختلف ہو تو پھر مندرجہ بالا دلائل کی بنا پر حرمت ثابت نہیں ہوگی۔ واللہ اعلم

حدا ما عبدی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

حلال و حرام کے مسائل، صفحہ: 349

محدث فتویٰ